اسلامی جمہوریہ پاکستان اور شراب کی برآمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

دین اسلام دین فطرت ہے جو انسانیت کو پاکیزگی و پاک بازی، عفت و پاک دامنی، شرم وحیا اور راست گوئی وراست بازی جیسی اعلیٰ صفات سے متصف اور مزین دیکھنا چاہتا ہے۔اس کے مقابلہ میں بے شرمی، بے خیائی، بے عقلی، بدگوئی اور بے راہ روی جیسی مبغوض وملعون عادات اور خسیس ورذیل حرکات سے بچنے کا حکم اور امر کرتا ہے۔

اسی بنا پر اسلام نے ہر اس چیز کے کھانے، پینے اور استعمال کی اجازت دی ہے جو حلال، طیب، پاکیزہ اور صاف ستھری ہو، جس کے استعمال سے صحت، قوت، طاقت، فرحت اور انبساط جیسی جسمانی ضروریات پوری ہوتی ہوں اور کردار واخلاق جیسے عمدہ خصال بنتے اور سنورتے ہوں اور اس کے برعکس ہر اس چیز کے برتنے اور استعمال سے منع کیا ہے جس سے صحت ایمانی اور صحت جسمانی کی خرابی، عقل وشعور جیسی نعمت کا زوال اور تہذیب واخلاق جیسے اعلیٰ اوصاف کے بگڑنے یا بدلنے کا اندیشہ اور شائبہ تک پایا جاتا ہو۔

قرآن کریم اور سنت نبویہ کی نصوص قطعیہ اور صحابہ کرامؓ کی تصریحات سے حلال وحرام کی وضاحت ہو چکی ہے، جن کی تفصیلات وتشریحات فقہائے عظام اجتہاد کے ذریعے اور علمائے کرام وعظ وبیان وافتاء کے ذریعے امت مسلمہ کے سامنے پیش کرتے آئے ہیں۔

ایک مسلمان کے لئے جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی فرضیت کا عقیدہ رکھنا، ان کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا فرض اور ضروری ہے، اسی طرح شراب، جوا، سود، زنا اور چوری کی حرمت کا عقیدہ رکھنا، اس کی حرمت کا علم حاصل کرنا اور اس سے بچنا بھی فرض اور ضروری ہے۔

شراب کے نفع ونقصان، حلال وحرام ہونے کے اوقات، پھر قطعی طور پر ممانعت کا حکم اور حرمت وممانعت کی حکمت کا ذکر قرآن کریم میں تین مقامات پر آیا ہے:

۱:۔ ''یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ، قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا......'' (البقرہ:۲۱۹)

ترجمہ:۔''تجھ سے پوچھتے ہیں شراب کا اور جوئے کا، کہہ دے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور ان کا گناہ بہت بڑا ہے ان کے فائدہ سے......''۔

اس آیت میں شراب کی بابت سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ اگرچہ شراب اور قمار میں کچھ فائدہ ہے، لیکن ان کا گناہ اور نقصان ان کے فائدہ سے شدید تر ہے۔ ہر آدمی جانتا ہے کہ شراب پینے سے عقل جاتی رہتی ہے اور یہی عقل ہی انسان کو تمام برائیوں اور افعال شنیعہ سے بچاتی ہے۔

اس آیت کے نزول کے بعد بہت سی محتاط طبیعتوں نے مستقل طور پر شراب نوشی ترک کردی، پھر کسی موقع پر نماز مغرب ہورہی تھی، امام صاحب نے نشہ کی حالت میں سورۃ الکافرون میں ''لاَأَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ'' کی جگہ ''أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ'' پڑھا، جس سے معنی میں بہت زیادہ تبدیلی آگئی، یعنی شرک سے اظہار برأت کی جگہ شرک کا اظہار لازم آیا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً یہ آیت نازل فرمائی:

۲:۔ ''یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لاَتَقْرَبُوْا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ......'' (النساء:۴۳)

ترجمہ:۔''اے ایمان والو! نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو......''۔

چونکہ اس آیت سے بھی شراب کی ناپسندیدگی کا اظہار ہوتا ہے، جس کی بنا پر بہت سے حضراتِ صحابہ کرامؓ نے بالکلیہ شراب نوشی ترک کردی اور بہت سوں نے نماز عصر اور نماز مغرب کے بعد شراب پینا اس لئے چھوڑ دیا کہ ان نمازوں کے اوقات قریب قریب ہیں۔

بہرحال قرآن کریم کے اشارات اور قرائن سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب شراب کی حرمت کا قطعی حکم نازل ہونے والا ہے، اس لئے حضرت عمرؓ نے ان ہردو آیات کے نزول کے بعد یہ دعا کی: ''اللّٰهم بیّن لنا فی الخمر بیاناً شافیاً'' اے اللہ! شراب کے بارہ میں فیصلہ کن حکم فرمادیجئے۔

تیسرے مرحلہ پر سورۃ المائدہ کی یہ آیات نازل ہوئیں:

۳......یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ، اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ أَنْ یُوْقِعَ

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ، فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ، وَأَطِيْعُوا اللهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا، فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْآ أَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلاَغُ الْمُبِيْنُ ''۔ (المائدہ:۹۰،۹۱،۹۲)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے، سوان سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ ڈالے تم میں دشمنی اور بیر بذریعہ شراب اور جوئے کے اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے، سو اب بھی تم باز آؤ گے؟ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول ﷺ کا اور بچتے رہو، پھر اگر تم پھر جاؤ گے تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ کا ذمہ صرف پہنچا دینا ہے کھول کر''۔

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ مذکورہ بالا آیات کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''دیکھئے! اس آیت کریمہ میں شراب کی حرمت کس مؤثر انداز سے بیان فرمائی ہے، کسی حرام اور ممنوع چیز کی حرمت کا اعلان اس انداز سے نہیں کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ ممانعت کی علت وحکمت بھی دینی ودنیوی دونوں پہلو سے بیان فرمادی، کسی تشریح وتفسیر کے بغیر صرف ترجمہ سمجھ کر اس آیت کو بار بار پڑھئے اور سوچئے کہ کتنا بلیغ پیرایۂ بیان اختیار کیا گیا ہے......''۔ (بصائر وعبر، ج:۲،ص:۶۹،۷۰)

حضرت بنوریؒ مزید لکھتے ہیں:

''غور فرمایا جائے کہ حرمت کے اعلان کے لئے کتنا مؤثر وبلیغ طرز اختیار فرمایا گیا ہے، ان حقائق کے بعد کتنا احمقانہ خیال ہے اور کتنا جاہلانہ تصور ہے کہ یہ کہا جائے کہ قرآن کریم نے نہ تو صریح حرام کا لفظ استعمال کیا ہے اور نہ ہی ان محرمات کا جہاں ذکر ہے، وہاں بیان کیا ہے۔ اثم، رجس، اجتناب انتہاء، عمل شیطان، سببِ بغض وعداوت، نماز وذکر اللہ سے غفلت کا باعث، وغیرہ، وغیرہ تعبیرات سے کیا ایک لفظ حرام زیادہ مؤثر ہوسکتا ہے؟ کیا کسی چیز کی ممانعت کی ایک ہی تعبیر ہوسکتی ہے؟ کل کو ''زنــــا'' کے بارے میں بھی کہا جائے گا کہ حرام کا لفظ کہاں ہے؟ وہاں تو صرف ''لاتَقْرَبُوْا الزِّنَا'' کا حکم ہے، وغیرہ وغیرہ۔ کیا اس قسم کے خرافات علمی دلائل کے سامنے کچھ وقعت رکھتے ہیں؟ بعض خرد باختہ اونچے منصب والوں سے میں نے خود سنا ہے کہ جس چیز میں حکومت کا انٹرسٹ ہو یا خارجی سیاست کا تقاضا ہو، اس پر

پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔إنا لله و إنا إليه راجعون''. (بصائر وعبر ج:۲،ص:۶۹-۷۰)

مشکوٰۃ میں حدیث ہے:

''عن أبی سعید الخدریؓ قال: كان عندنا خمر ليتيم، فلما نزلت المائدة سألت رسول الله ﷺ وقلت: انه ليتيم، فقال: أهريقوه، رواه الترمذی''. (مشکوٰۃ:۳۱۸)

ترجمہ:۔''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب رکھی ہوئی تھی، میں نے اس کے بارہ میں آپ ﷺ سے دریافت کیا (آپ ﷺ نے اس شراب کو ضائع کرنے کا حکم دیا) میں نے عرض کیا کہ وہ تو ایک یتیم کی ملکیت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اس کو بہا دو''۔

مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ سورۃ المائدۃ کی ان آیات میں شراب کی حرمت پر سات دلائل دیئے گئے ہیں:

۱.....قرآن کریم نے شراب کو''رجس''کہا ہے اور''رجس''کا معنی نجاست اور گندگی آتا ہے، اور ہر آدمی جانتا ہے کہ ہر نجاست و گندگی شریعت مطہرہ اور عقل سلیم کے نزدیک حرام ہے۔

۲.....اللہ تعالیٰ نے شراب کو''عَمَلُ الشَّيْطَانِ''فرمایا ہے اور شیطان کا ہر عمل حرام ہے۔

۳.....قرآن کریم کا حکم ہے''فَاجْتَنِبُوْهُ''اور اللہ تعالیٰ جس چیز سے بچنے کا حکم فرمائیں تو وہ حرام ہوتی ہے۔

۴.....اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے''لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ''جس چیز کے اجتناب سے فلاح اور کامیابی متعلق ہو، اس کا کرنا حرام ہے۔

۵.....قرآن کریم کہتا ہے:''إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ''اور جو چیز مسلمانوں میں بغض اور عداوت کا سبب بنے تو وہ حرام ہوتی ہے۔

۶.....قرآن کریم کا بیان ہے:''وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ''اور جس چیز کے ذریعے شیطان مسلمانوں کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، وہ چیز حرام ہوتی ہے۔

۷.....اللہ تعالیٰ کا ارشاد''فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ''یہ''اِنْتَهُوْا''امر کے معنی میں ہے، یعنی رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جس چیز سے رکنے کا فرمادیں تو پھر اس چیز کا کرنا حرام ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ''فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ''سنتے ہی فرمانے لگے:''انتهينا، انتهينا''یعنی ہم باز آئے، ہم باز آئے۔

اب رہا یہ سوال کہ شراب کو حرام اور ممنوع یکبارگی قرار کیوں نہ دیا گیا، تدریجاً اس کی حرمت

کیوں نازل ہوئی؟ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ تفسیر عثمانی میں اس کا جواب یوں دیتے ہیں:

''چونکہ عرب میں شراب کا رواج انتہاء کو پہنچ چکا تھا اور اس کا دفعۃً چھڑا دینا مخاطبین کے لحاظ سے سہل نہ تھا، اس لئے نہایت حکیمانہ تدریج سے اولاً قلوب میں اس کی نفرت بٹھائی گئی اور آہستہ آہستہ حکم تحریم سے مانوس کیا گیا، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس دوسری آیت کو سن کر پھر وہی لفظ کہے: ''اللّٰھم بیّن لنا بیاناً شافیاً'' آخر کار سورۃ المائدۃ کی یہ آیات جو ہمارے سامنے ہیں: ''یٰأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' سے ''فَھَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ'' تک نازل کی گئی، جس میں صاف صاف بت پرستی کی طرح اس گندی چیز سے اجتناب کرنے کی ہدایت تھی''۔

قرآن کریم کی ان آیات کے علاوہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات مبارکہ میں شراب نوشی، اس کی خرید وفروخت اور اس کے پینے پلانے کو ایسا سنگین جرم قرار دیا ہے کہ جنہیں پڑھ کر ایک سلیم الطبع اور سلیم الفطرت مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱:۔''عن جابرؓ...... قال: کل مسکر حرام، إنَّ علی اللّٰه عهداً لمن یشرب المسکر أن یسقیه من طینة الخبال، قالوا: یا رسول اللّٰه! وما طینة الخبال؟ قال عرق أهل النار أو عصارة أهل النار، رواه مسلم''. (مشکوٰۃ ص:۳۱۷)

ترجمہ:۔''حضرت جابرؓ سے روایت ہے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کر رکھا ہے کہ شراب پینے والوں کو دوزخیوں کے زخموں کی گندگی پلائی جائے گی، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ''طینة الخبال'' کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ: دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کا پیپ''۔

۲:۔''عن عبد اللّٰه بن عمرؓ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: من شرب الخمر لم یقبل اللّٰه له صلوة اربعین صباحاً، فان تاب تاب اللّٰه علیه، فان عاد، لم یقبل اللّٰه له صلوة اربعین صباحاً، فان تاب تاب اللّٰه علیه، فان عاد فی الرابعة، لم یقبل اللّٰه له صلوة اربعین صباحاً، فان تاب لم یتب اللّٰه علیه وسقاه من نهر الخبال. رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی''.

(مشکوٰۃ ص:۳۱۷)

ترجمہ:۔''جو شخص ایک بار شراب پئے اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائیں گے، اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی، دوبارہ شراب پئے تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور توبہ کرلے تو اللہ

تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے، سہ بار شراب پئے تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اور توبہ کرلے تو توبہ قبول ہوگی اور اگر چوتھی بار شراب نوشی کا مرتکب ہو تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اور اب اگر توبہ بھی کرنا چاہے تو اندیشہ ہے کہ اس کی توفیق نہ ہو، بلکہ اسی جرم پر اُس کا خاتمہ ہو، اور اللہ تعالیٰ اسے ''نہر خبال'' سے (جس سے دوزخیوں کی پیپ بہتی ہے) پلائیں گے''۔

۳:۔عن النبی ﷺ قال: لایدخل الجنة عاقٌ ولاقمّار ولامنّان ولامدمن خمر. رواه الدارمی''. (مشکوٰۃ ص:۳۱۸)

ترجمہ:۔ ''چار شخصوں کا داخلہ جنت میں ممنوع ہے، والدین کا نافرمان، جوئے باز، صدقہ کرکے جتلانے والا اور شرابی''۔

۴:۔''عن ابی امامةؓ قال: قال النبی ﷺ: إنّ اللہ تعالیٰ بعثنی رحمةً للعالمین وهدًی للعالمین، وأمرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر والأوثان والصلب وأمر الجاهلیة وحلف ربی عز وجل بعزتی ولایشرب عبد من عبیدی جرعة من خمر إلا سقیته من الصدید مثلها ویترکها من مخافتی إلا سقیته من حیاض القدس. رواہ أحمد''. (مشکوٰۃ ص:۳۱۸)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین اور جہانوں کا ہادی بنا کر بھیجا ہے اور مجھے میرے رب نے گانے بجانے کے سامان، بتوں اور صلیبوں کے توڑنے اور امور جاہلیت کے مٹانے کا حکم فرمایا ہے اور میرے رب عز وجل نے قسم کھائی ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم! میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پئے گا، میں اسی قدر اس کو پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ اس کو میرے خوف سے چھوڑ دے گا، میں اسے بارگاہ قدس کے حوضوں کا آب طہور پلاؤں گا''۔

۵:۔''عن ابن عمرؓ أن رسول اللہ ﷺ قال: ثلثة قد حرم اللہ علیهم الجنة، مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر فی اهله الخبث. رواه أحمد والنسائی''. (مشکوٰۃ ص:۳۱۸)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں پر جنت حرام کردی ہے، شراب خور، والدین کا نافرمان اور وہ دیوث، جو اپنے گھر میں گندگی کو برداشت کرتا ہے''۔

۶:۔''عن دیلم الحمیریؓ قال: قلت لرسول اللہ ﷺ: یا رسول اللہ! إنا بارض باردة ونعالج فیها عملاً شدیداً وإنا نتخذ شراباً من هذا القمح

نتقوی به علی أعمالنا وعلی برد بلادنا، قال: هل يسكر؟ قلت: نعم! قال: فاجتنبوه، قلت: إنّ الناس غير تاركيه، قال: إن لم يتركوه قاتلوهم. رواه أبوداؤد" (مشکوٰۃ ص:۳۱۸)

ترجمہ:۔ ''ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ سرد علاقے کے باشندے ہیں اور محنت بھی بہت کرتے ہیں، سردی اور مشقت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم گیہوں سے ایک مشروب تیار کرکے استعمال کیا کرتے ہیں، فرمایا: کیا وہ نشہ آور ہوتا ہے؟ عرض کیا، جی ہاں! نشہ تو اس میں ہوتا ہے، فرمایا: تو پھر اس سے اجتناب لازم ہے، عرض کیا: لوگ تو اس کو ترک نہیں کریں گے، فرمایا: اگر وہ لوگ اس کو نہیں چھوڑتے تو ان سے جنگ کرو''۔

۷:۔ **''عن وائل الحضرمی ان طارق بن سويدؓ سأل النبی ﷺ عن الخمر، فنهاه، فقال: إنما أصنعها للدواء! فقال: إنه ليس بدواء ولكنه داء. رواه مسلم".** (مشکوٰۃ ص:۲۶۷)

ترجمہ:۔ ''حضرت طارق بن سویدؓ نے آنحضرت ﷺ سے شراب کشید کرنے کی بات کی تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ: میں صرف علاج معالجہ اور دوا دارو کے لئے کشید کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دوا نہیں، وہ تو بیماری ہے''۔

۸:۔ **''عن ابن عمرؓ قال: قال رسول الله ﷺ: لعن الله الخمر وشاربها وساقيها ومبتاعها وبائعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة إليه. رواه ابو داؤد واللفظ له وابن ماجة، وزاد: وآكل ثمنها.**

(الترغیب والترھیب ج:۳،ص:۱۷۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب، اس کے پینے والے، اس کے پلانے والے، اس کے خریدنے والے، اس کے بیچنے والے، اس کے کشید کرنے والے، اس کے کشید کرانے والے، اس کے اٹھانے والے اور جس کی طرف لے جائی جائے (ان سب) پر لعنت کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ: اس کی قیمت کھانے والے پر بھی لعنت کی ہے''۔

۹:۔ **''عن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ قال: لعن الله اليهود ثلاثا، إن الله حرم عليهم الشحوم فباعوها، فاكلوا أثمانها، إن الله اذا حرم على قوم أكل شيئ حرم عليهم ثمنه. رواه ابو داؤد".** (الترغیب والترھیب، ج:۳،ص:۱۷۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر تین بار لعنت فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انہوں نے اس کو بیچ کر ان کی قیمتوں کو کھانا شروع کردیا، اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام کرتے ہیں تو اس کی قیمت کو بھی حرام کرتے ہیں''۔

۱۰:۔ **"عن المغیرة بن شعبةؓ قال: قال رسول الله ﷺ: من باع الخمر فلیشقص الخنازیر. رواه ابوداؤد".** (الترغیب والترهیب، ج:۳،ص:۱۷۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شراب بیچے تو اسے چاہئے کہ وہ خنزیر کے ٹکڑے کرکے بھی اسے بیچے (اور اس کی قیمت کھایا کرے) اسے ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے''۔

خلاصہ یہ کہ شرابی جنت میں داخلے سے محروم ہے، شرابیوں کو دوزخیوں کے زخموں کی گندگی پلائی جائے گی، شرابی کی نماز قبول نہیں، شراب نوشی ترک نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کا حکم ہے، شراب بیماریوں کے بڑھانے کا سبب ہے، شراب پینا، پلانا، بیچنا، خریدنا، بنانا، بنوانا، لانا، منگوانا یہ سب کام موجبِ لعنت اور حرام ہیں۔ اسی طرح ایک مسلمان کے حق میں جب شراب حرام ہے تو اسے بیچ کر اس کی قیمت، نفع، ٹیکس یا زرمبادلہ حاصل کرنا بھی حرام ہے اور یہ کہ شراب بیچنے والا اور خنزیر بیچنے والا دونوں حکم میں برابر ہیں، کیونکہ دونوں چیزیں مسلمان کے حق میں حرام اور نجس العین ہیں۔

یہ ساری تفصیل لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ روزنامہ نوائے وقت کراچی میں یہ خبر چھپی ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے جمعہ کے روز ایک حکم نامے کے ذریعے پاکستان سے شراب برآمد کرنے کی پابندی اٹھالی ہے اور وزارتِ تجارت نے ایکسپورٹ آرڈر میں ترمیم کا حکم نامہ جاری کردیا ہے۔ اس خبر کی تفصیل ملاحظہ ہو:

''کراچی (سالک مجید/وقائع نگار) پاکستان سے اب شراب بھارت کو برآمد کی جا سکے گی، کیونکہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے جمعہ کے روز ایک حکم نامے کے ذریعے پاکستان سے شراب برآمد کرنے کی پابندی اٹھالی ہے اور وزارتِ تجارت نے ایکسپورٹ آرڈر میں ترمیم کا ایس آر او جاری کردیا ہے، مذکورہ ایس آر او کے اجراء پر پاکستان شراب تیار کرنے والی لائسنس یافتہ کمپنیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے، اب بھارت سمیت تمام غیر مسلم ملکوں کو اسلامی جمہوریہ پاکستان سے شراب ایکسپورٹ کی جاسکے گی، البتہ او آئی سی کے رکن ۵۷ اسلامی ملکوں کو شراب پاکستان سے برآمد نہیں کی جاسکے گی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق پاکستان میں تیار

کی جانے والی شراب کی انٹرنیشنل مارکیٹ میں کافی ڈیمانڈ موجود ہے اور لائسنس یافتہ شراب ساز کمپنیاں کافی عرصے سے شراب ایکسپورٹ کرنے کی کوششیں کررہی تھیں، لیکن مختلف ادوار میں حکومتی سطح پر اجازت نہیں مل رہی تھی، پیپلز پارٹی کی سابقہ حکومتوں نے بھی اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ بے نظیر بھٹو کے دونوں ادوار میں اس پر پابندی برقرار رکھی گئی تھی، جنرل پرویز مشرف کے دور میں بھی اس پر پابندی برقرار رہی، لیکن پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت نے شراب ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دے دی ہے، بظاہر اسے قیمتی زرمبادلہ کے حصول کا ذریعہ بتایا جارہا ہے۔ موجودہ وزیر تجارت مخدوم امین فہیم کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے پہلے ہی تنقید کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اوران پر بھارت نوازی کا الزام لگایا جارہا ہے، اب ان کی وزارتِ تجارت نے شراب پاکستان سے ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دے دی ہے، جس کے ذریعے شراب بھارت کو بھی ایکسپورٹ کی جاسکے گی''۔

(روزنامہ نوائے وقت، کراچی ۳۱ر دسمبر ۲۰۱۱ء)

اسلام تجارت، محنت، مزدوری اور حصول رزق سے کبھی منع نہیں کرتا، بلکہ اس کی ترغیب وتحریض کے علاوہ اس کے فضائل بھی بیان کرتا ہے۔ اسلام کسب حلال کی محنت اور جستجو کو ایک بہترین عمل اور فریضہ قرار دیتا ہے، ہاں! اسلام حلال اور حرام کے درمیان حد فاصل ضرور قائم کرتا ہے۔ لیکن بے دین اور لامذہب مادہ پرست اقوام اور افراد کا یہ فلسفہ اور اصول بن چکا ہے کہ مال ودولت آنا چاہئے، خواہ اس کا حصول جس طرح ممکن ہو۔ ان کے نزدیک جائز وناجائز، حلال وحرام، صحیح وغلط کی کوئی حدود وقیود نہیں۔ شراب، جوا، قمار، سود، زنا، لاٹری، سٹہ بازی، جسم فروشی غرضیکہ ہر وہ چیز اور طریقہ ان کے نزدیک ٹھیک اور قابل عمل ہے، جس سے حصول زر وابستہ ہو۔ افسوس کہ مسلم ملک کا حکمران طبقہ بھی قرآن کریم اور سنت نبویہ کی اتباع اور پیروی کے بجائے ان بے دین، لامذہب اور مادہ پرست عوام کی نقالی کر کے اللہ کے غضب کو دعوت دے رہا ہے۔

آج کے حکمران اپنے فیصلے، پالیسیاں اور تجارتی لین دین اسلامی قانون کے بجائے لادینی قانون کے مطابق بنارہے ہیں، ان کی اقتصادیات کی گاڑی یہودی سرمایہ کاروں کی بچھائی ہوئی لائن پر چل رہی ہے۔

قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے ان صریح ارشادات کے بعد تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی مسلمان اس ام الخبائث کے قریب بھی جاسکتا ہے، لیکن کس قدر لائق شرم ہے یہ بات کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان سے اب دوسرے ممالک کو شراب برآمد کی جائے گی۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه اجمعین۔